Rs: 3/-

ہفت روزہ

الجمعیۃ

نئی دہلی

جلد ۵ شمارہ ۳۵ ۱۲ تا ۱۸ ستمبر ۱۹۹۷ء ۹ تا ۱۵ جمادی الاول ۱۴۱۸ھ

آزادی کے گولڈن جبلی سال میں بھی

ٹاڈا کے قیدی

انصاف سے محروم

انصاف پسند مورخ جب موجودہ ہندستان کی تاریخ پر قلم اٹھائیگا تو وہ ٹاڈا کے سیاہ قانون کے تعلق سے جہاں ظالم زسمہاراؤ کو کٹہرے میں کھڑا کریگا وہیں موجودہ حکومت کو بھی اسکی لاپرواہی کیلئے معاف نہیں کریگا

محمد سالم جامعی

[illegible]

کیا آزادی کے اس گولڈن جبلی سال میں بھی جو ہمارے لئے اور پوری قوم کے لئے خوشی اور مسرت کا لقب ہے ٹاڈا کے مظلوم قیدی کسی رعایت اور جیل سے آزادی کے حقدار نہیں ہیں۔

[illegible]

عالمِ اسلام:

ملیشیا

ایک مسلم مملکت جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مستقل شعبہ قائم ہے

دہلی ہائیکورٹ کی طرف سے

غالب کی حویلی کے تحفظ کا حکم

3

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مسلمانوں کے زخموں کو نہ کریدیں

ابھی گذشتہ ہفتہ اتر پردیش کے بی جے پی صدر مسٹر راج ناتھ سنگھ نے نامعلوم مسلم دانشوروں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مسلمان بابری مسجد سے دستبردار ہو جائیں اور متھرا کاشی ہندوؤں کو رام مندر بنانے دیں، تو بی جے پی ان کی دوسری تمام عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ رام مندر کا تعلق کروڑوں ہندوؤں کے عقیدے سے وابستہ ہے، اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اجودھیا کی بابری مسجد سے دستبردار ہو جائیں۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اس نام نہاد اجتماع میں وہ کونسے مسلم دانشور تھے جنہوں نے مسٹر راج ناتھ سنگھ کی ان ہفوات کو سماعت فرمایا اور نہ ہی کسی ذریعہ سے ان کے ردعمل کا کوئی پتہ لگ سکا، لیکن جہاں تک مسٹر راج ناتھ سنگھ کے اس بیان کا تعلق ہے وہ کوئی نیا نہیں ہے۔ بی جے پی کا ہر لیڈر جب بھی انگڑائی لیتا ہے اس کی زبان پر یہ کلمات آجاتے ہیں اور ان کی تشہیر کے لئے بعض نام نہاد مسلم دانشوروں کا ایک مجوزہ اجتماع منعقد کرکے اس کا عوامی اظہار کر دیا جاتا ہے۔

ہم ابھی تک یہ بات نہیں سمجھ سکے ہیں کہ جب رام مندر کا تعلق کروڑوں ہندوؤں کے عقیدے اور جذبات سے جڑا ہوا ہے اور وہ اسے زور طاقت حاصل بھی کر چکے ہیں، آخر بی جے پی کے یہ چھوٹے بڑے رہنما احساس جرم میں کیوں مبتلا ہیں اور خواہ کوئی بھی موقع ہو وہ بابری مسجد کا رونا کیوں رونے لگتے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ مسجد کے تعلق سے مسلمانوں کا موقف بالکل واضح ہے کہ وہ جب ایک جگہ بن جاتی ہے تو وہ فرش سے عرش تک تا قیامت مسجد ہی رہتی ہے، کوئی اس میں تغیر و تبدل کا مجاز نہیں ہے۔ جہاں تک بابری مسجد کا تعلق ہے تاریخی حقائق بتلاتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر کسی مندر کی جگہ پر نہیں ہے، بلکہ پانچ سو سال سے قائم ایک ایسی عبادت گاہ ہے جس کے میناروں سے ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء تک صدائے تکبیر بلند ہوتی رہی ہے اور نماز باجماعت کے لئے فرزندان اسلام اس کا ہمیشہ استعمال کرتے رہے ہیں۔ بی جے پی لیڈروں کو یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ نہ تو مسلمان بابری مسجد سے دستبردار ہو سکتے ہیں اور نہ انہیں یہ حق حاصل ہے کہ بابری مسجد یا کسی اور مسجد کو کسی کے مفروضہ عقیدے یا جذبے پر قربان کر دیں پھر جہاں تک مسٹر راج ناتھ سنگھ کی اس یقین دہانی کا تعلق ہے کہ بابری مسجد سے دستبرداری کے بعد مسلمانوں کی دوسری عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے بی جے پی کے رضاکار اور کارکن اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ ہمارے خیال میں یہ سراسر فراڈ اور مغالطہ ہے۔ اس لئے کہ تجربہ بتا رہا ہے کہ بابری مسجد کو شہید کر دینے کے بعد نہ معلوم کتنی مسجدوں کو خود انکے کارکنوں نے مسمار کرنے کی کوشش کی۔ کاشی اور متھرا کی مسلم عبادت گاہوں کو ہی دیکھ لیجئے آخر وہ کون لوگ ہیں جو بابری مسجد پر قابض ہو جانے کے باوجود ہر سال گیان واپی مسجد اور متھرا کی شاہی عیدگاہ پر دھاوا بولنے کی نیت سے لاکھوں کی تعداد میں وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ اوما بھارتی اور رتھمبرا دیوی کس پارٹی کے ٹکٹ پر پارلیمنٹ کی ممبر بنی ہوئی ہیں جو گیان واپی مسجد اور شاہی عیدگاہ کو بابری مسجد کی طرح مسمار کر دینے کے لئے برابر سیدھے سادے ہندوؤں کو اکساتی رہتی ہیں۔ ہم ان شورشوں کے بارے میں مسٹر راج ناتھ سنگھ کا کیا خیال ہے جنہوں نے

جواہر القرآن

سورۂ انعام — ۶

ترجمہ آیات — ۱-۲ — حضرت شیخ الہند

سورۂ انعام (ف ۱) مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں۔

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

- سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنایا اندھیرا اور اجالا پھر بھی یہ کافر اپنے رب کے ساتھ اوروں کو برابر کئے دیتے ہیں (ف ۲)
- وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کر دیا ایک وقت اور ایک مدت مقرر ہے اللہ کے نزدیک پھر بھی تم شک کرتے ہو۔ (ف ۳)
- اور وہی ہے اللہ آسمانوں میں اور زمین میں (ف ۴) جانتا ہے تمہارا چھپا اور کھلا اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو (ف ۵)

فوائد ——— علامہ شبیر احمد عثمانی

(ف ۱) یہ سورت مکی ہے [illegible] کہ پوری سورت ایک وقت [illegible] نازل ہوئی [illegible]

(ف ۲) [illegible]

[illegible]

(ف ۳) [illegible]

(ف ۴) [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

[illegible]

ملک کی تقسیم کے تمام تر ذمہ دار انگریز ہی تھے

مشہور گاندھیائی رہنما جناب بشمبر ناتھ پانڈے سے کا ایک انٹرویو

[illegible]

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نیا جال لائے پرانے شکاری!

[illegible]

راجیش پائلٹ کا چہرہ اُترا

عرفہ ورکنگ کمیٹی میں نہیں

اُنکا راجیش پائلٹ چتے

ووٹوں سے ہار گئے ہیں

ان کی تعداد ہمارے ہاتھ

کی انگلیوں سے بھی کم ہے

[illegible]

تحریک ریشمی رومال

تحریک کی کہانی
حضرت شیخ الاسلامؒ کی زبانی

(قسط ۳)

(۱) ترکوں کو جنگ کے لئے ہم نے مجبور نہیں کیا بلکہ ترک از خود جنگ میں داخل ہوئے ہیں اور ہم ان کے اعلان کی وجہ سے جنگ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ (حالانکہ ترکوں کو جنگ پر انگریزوں نے مجبور کیا تھا)

(۲) یہ جنگ سیاسی ہے، مذہبی نہیں ہے۔ (حالانکہ فتح بیت المقدس پر وزیر اعظم انگلستان لائڈ جارج نے اپنے بیان میں اس کو صلیبی جنگ قرار دیا تھا)

(۳) ہم مسلمانوں کے متعدد مقامات جدہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، بغداد وغیرہ پر نہ بمباری کریں گے اور نہ کوئی اثر جنگ کا ان مقامات مقدسہ پر پڑنے دیں گے۔ مگر بالکل اس کے خلاف عمل کیا گیا۔

(۴) ترک مسلمانوں کے خلیفہ نہیں ہیں۔ (حالانکہ ۱۸۷۷ء میں سلطان عبدالمجید مرحوم نے تمام مسلمانوں کے لئے انگریزوں سے نہ لڑنے اور ان کی اطاعت کرنے کا فتویٰ خلافت حاصل کیا اور ہندوستان میں پروپیگنڈہ کیا کہ خلیفہ کے حکم پر چلنا مسلمانوں کے لئے مذہبی حیثیت سے فرض ہے۔ چنانچہ امیر عبدالرحمن مرحوم والی کابل اپنی تزک میں لکھتے ہیں کہ اسی فرمان خلیفہ کی بنا پر سرحدی قبائل لڑنے سے رک گئے تھے۔ بہر حال ترکوں کے خلیفہ اسلام ہونے اور عدم استحقاق خلافت پر فتوے لکھائے گئے اور بار بار حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے دستخط اور تصدیق کے لئے پیش کئے گئے۔ مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور بھرے مجمع میں ان کو پھینک دیا۔)

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کیفیات جدہ کی خبریں آتی رہتی تھیں۔ ابتدائی گزارشوں میں کارکنان برگزیدہ کا پیغام آیا کہ ہم رسد اور ہتھیاروں کے ختم ہو جانے کی وجہ سے سخت مجبور ہیں۔ جب تک ان دونوں کا انتظام نہ ہو جہاد حریت جاری نہیں رہ سکتا۔ بحمد اللہ ہمارے پاس جہاد کرنے والے آدمیوں کی کمی نہیں مگر اسلحہ اور رسد کے بغیر ہم بالکل بے دست و پا ہیں۔ ساتھ لانے والی رسد اور ہتھیاروں کے ختم ہو جانے پر مجاہد کو اپنے گھر واپس جانا پڑتا ہے اور مورچہ خالی ہو جاتا ہے اور ہتھیاروں کے ختم ہو جانے پر مجاہد بے

ہتھیار ہو جاتا ہے۔ اگر کارتوس اور رسد کافی مقدار میں ہو تو توپوں اور مشین گنوں، ٹینکوں وغیرہ کا ہم بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آپ جلد از جلد ترکی حکومت کو ہماری پشت پناہی اور امداد کے لئے تیار کیجئے۔ چنانچہ اس امر کی بنا پر شیخ الہند کا ارادہ ہوا اور مولانا عبید اللہ صاحب کو کابل اور خود کو استنبول پہنچنا ضروری قرار دیا۔

چونکہ اس وقت سرحد کے واقعات ہو رہے تھے۔ حکومت بوکھلائی ہوئی تھی اور وہ معمولی شبہ پر بھی گرفتار کر کے نظر بند کر رہی تھی۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سی آئی ڈی کی اطلاعات خود ہندوستان میں اور سرحد پاکستان میں بہت زیادہ اور خطرناک تھیں اس لئے بڑی نگرانی ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر انصاری مرحوم نے اسی وجہ سے زور دیا تھا کہ آپ جلد از جلد انگریزی عملداری سے نکل جائیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حجاز جانے کا ارادہ کر لیا۔ پہلے سے کوئی تذکرہ نہ تھا فوراً روانہ ہو گئے۔

مکہ معظمہ میں بہت سے ہندوستانی تجارت کرتے ہیں مگر دہلی کے تاجر حاجی علی جان مرحوم کے خاندان کی وہاں خصوصی حیثیت ہے۔ تجارت بھی ان کی بڑے پیمانے پر ہے اور چودھراہٹ اور علمی حیثیت بھی ان کی اونچی ہے۔ اہل شہر اور حکام میں بھی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس خاندان کا حضرت سید احمد شہید اور ان کے خصوصی مجاہدین شہداء وغیرہ سے بھی قدیمی تعلق ہے اس لئے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ حافظ عبد الجبار صاحب سے جو کہ اس خاندان میں معتبر، بکھو اور امتیازی حیثیت رکھتے تھے ملے اور ان سے معاونت کا ذکر کر کے گورنر حجاز غالب پاشا سے ملاقات کرانے کی استدعا کی۔

انھوں نے اسی وقت ایک ہندوستانی معاملہ فہم نوجوان تاجر کو جو کہ تسبیحوں کی تجارت کرتے تھے اور ترکی اور عربی زبان سے خوب واقف اور وہاں کے ترکی اسکول کے پڑھے ہوئے تھے، بلایا اور حضرت شیخ الہند کے ساتھ کر دیا۔ وہ گئے اور غالب پاشا سے ملاقات کرا دی اور جو باتیں حضرت شیخ الہند نے کہیں

ان کا ترجمہ کر کے غالب پاشا کو سمجھایا۔ غالب پاشا نہایت توجہ اور غور سے تمام باتوں کو سنتے رہے معمولی ملاقات کے بعد کہا کہ آپ کل اسی وقت تشریف لائیں اس وقت میں جواب دوں گا۔ حضرت شیخ الہند اس روز واپس آ گئے۔ غالب پاشا نے ہندوستان کے معزز تاجروں سے بالا بالا تحقیق کی کہ مولانا محمود حسن صاحب کی حیثیت ہندوستان میں کیا ہے۔ لوگوں نے حضرت کی علمی اور عملی حیثیت شہرت اور قبولیت کی بہت اونچی شان بتائی۔ چنانچہ اگلے دن جب حضرت ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تو بہت زیادہ اعزاز کیا اور نہایت تپاک سے ملے۔ اور جو کچھ حضرت نے کہا اس کو قبول کیا۔ دیر تک تحریک اور مشن آزادی کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ میں انور

> ہم اسلحہ اور کارتوسوں کے ختم ہو جانے سے سخت مجبور ہیں۔ جب تک ان دونوں کا انتظام نہ ہو جہاد حریت جاری نہیں رہ سکتا۔

پاشا سے ملنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ان سے ملنے کی کوئی ضرورت آپ کو نہیں ہے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ انور پاشا ہی کا کہنا ہے۔ مگر حضرت نے انور پاشا سے ملنے پر اصرار کیا تو انھوں نے ایک تحریر تمام ہندوستانی مسلمانوں کے لئے اپنی طرف سے بحیثیت گورنر حجاز لکھ کر دی اور ایک تحریر مدینہ منورہ امیر پاشا کو لکھی کہ یہ معتمد علیہ شخص ہیں ان کا احترام کرو اور ان کو استنبول انور پاشا کے پاس پہنچا دو اور ایک تحریر انور پاشا کے نام لکھ دی کہ یہ معتمد علیہ شخص ہیں ان کے مطالبات پورے کیجئے۔ پھر تحریک آزادی کے متعلق حضرت شیخ کو ہدایات کہیں کہ آپ تمام ہندوستان کو آزادی کامل کے مطالبہ پر متحد کریں۔ ہم ہر قسم کی امداد کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ہم سے جو کچھ ہو سکے گا ضرور کریں گے۔ عنقریب صلح کی مجلس منعقد ہو گی تو ہم اور دوسرے ملکوں کے علاوہ مصر، عراق

اور آسٹریلیا وغیرہ ہندوستان کی مکمل آزادی کے لئے پوری جدوجہد کریں گے۔ البتہ ہونا چاہئے کہ ہندوستانی لیڈر ست پڑ جائیں اور انگریزوں کی باتوں میں آ کر اس کے انتداب (مینڈیٹ) یا اس کی تابعداری پر راضی ہو جائیں۔ تمام ہندوستانیوں کو اخباروں، عام مجمعوں، تقریروں تحریروں اندرون ہند اور بیرون ہند ایک زبان اور ایک قلم ہو کر یہی مطالبہ جاری رکھنا چاہئے اور جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے، ساکت نہ ہونا چاہئے۔ اس کا پروپیگنڈہ پوری طرح پر جاری کرنا چاہئے اس مقصد کے لئے آپ کو اپنی جان اور آپس میں اتفاق اور اتحاد کے ساتھ مطالبہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

حضرت نے فرمایا اس وقت انگریزی ملک نہایت ہی خطرناک نظر سے دیکھتے ہیں۔ میں اگر ہندوستان جاؤں گا تو راستہ ہی میں گرفتار کر لیا جاؤں گا۔ مگر میں اپنے رفقا کو اس کام کے لئے تیار کر کے ہندوستان بھیجتا ہوں اگرچہ وہاں کی جماعتیں کانگریس وغیرہ اس پر عمل درآمد کر رہی ہے مگر اب آپ کے حکم کے مطابق کوشش زیادہ ہو گی اور پہلے سے زیادہ زور دار طریقہ پر یہ مطالبہ جاری کیا جائے گا۔ میں بالفعل بالا بالا ہندوستان کی مغربی سرحدوں میں جانا چاہتا ہوں وہاں میرے مشن کے لوگ کام کر رہے ہیں۔ ان میں مل کر کام کروں گا۔ اس پہلی ملاقات کے بعد جب تک وہ مکہ معظمہ میں رہے دو تین ملاقاتیں نہایت راز کے ساتھ ہو گئیں۔ مکہ معظمہ کے ہندوستانی باشندوں یا انگریزی سی آئی ڈی کو خبر نہیں ہو سکی۔ پھر غالب پاشا طائف کو اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ارادہ تھا کہ مدینہ منورہ میں تھوڑے دن قیام کر کے استنبول کو روانہ ہوں گے۔ اپنے تمام ساتھیوں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عزیر گل صاحب وغیرہ کو آخری قافلہ میں مدینہ منورہ سے ہندوستان کو روانہ کر دیا۔ جدہ پہنچ کر ان کو کوئی جہاز ہندوستان جانے والا نہ ملا۔ اس لئے وہاں ٹھہرنا پڑا۔

جدا ہوتے وقت مرتضیٰ حسن صاحب کو ہدایت کی کہ مرکز پر کام کرنے کی ہدایات فرمائیں اور بہت سے اہم امور پر مطلع فرمایا اور مولوی محمد میاں صاحب کو جو کہ بعد میں محمد منصور الانصاری کے نام سے مشہور ہوئے، خاص شعبوں کی نگرانی سپرد کی۔ غالب پاشا کی تحریر بھی ان کو دی گئی۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب اگرچہ پہلے سے اس تحریک آزادی میں شریک نہیں تھے۔ مگر مدینہ منورہ میں پہنچ کر بالکل متحد اور ہمنوا ہو گئے تھے۔

میں اس وقت اس مشن آزادی اور میں شریک ہوا تھا۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ کی عملی سرگرمیوں سے واقفیت رکھتا تھا۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت شیخ الہند نے ایک خصوصی مجلس میں مجھ کو اور مولانا خلیل احمد صاحب کو طلب فرما کر اپنے خیالات اور عملی کارروائیوں سے مطلع فرمایا۔ میں اس وقت تک فقط علمی جدوجہد میں مشغول تھا اگرچہ مدینہ منورہ میں اس سے پہلے جب کہ محاذ سویز کے لئے حملہ میں (والنٹیر) کو بھیجنا شروع کیا گیا تھا۔ ترغیب جہاد پر تقریر کرنے کی نوبت آئی تھی اور اس سے متاثر ہو کر بہت لوگ اس محاذ پر جہاد کے لئے مدینہ منورہ سے گئے تھے۔ مگر اس کے علاوہ عملی جدوجہد کی نوبت نہیں آئی تھی۔ اب حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ کے واقعات اور خیالات سن کر میں بھی متاثر ہوا اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب بھی۔ یہ وقت میری سیاست کی ابتدا اور سیاسیات کا وقت ہے۔ اور یہی وقت مولانا خلیل احمد صاحب کی ابتدائی شرکت کا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و رضاہ آمین۔ اس کے بعد مولانا خلیل احمد صاحب جب تک حجاز میں رہے بالکل متفق اور ہمنوا رہے۔

اس وقت مدینہ تک حجاز ریلوے جاری تھی، ترین آتی جاتی تھی۔ ایک روز یکایک خبر آئی کہ یہ دونوں وزراء جنگ دورہ کرتے ہوئے کل کو مدینہ منورہ پہنچیں گے۔ ہم نے بھی عرضی تیار کی۔ حکومت مدینہ منورہ کی استقبال کی تیاری میں مشغول ہو گئی اور اہل شہر بھی استقبال کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ چونکہ انور پاشا اس زمانے میں حکومت ترکیہ کے وزیر جنگ تھے اور جمال پاشا چیف کمانڈر (انچیف)

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اڑائے کچھ ورق لالہ نے کچھ بلبل نے کچھ گل نے

ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں علماء کرام کی قیاد[ت] [illegible]

آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر جنگ آزادی او[ر] [illegible]

حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ، ناظم تعلیمات [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله و نشهد ان سيدنا و مولانا محمداً عبده و رسوله صلى الله عليه و على آله و صحبه اجمعين و بارك و سلم

اما بعد

[illegible]

عالم اسلام

سوہارتو کی دوبارہ نامزدگی

[illegible]

بحرین کو امریکی جہاز

[illegible]

ہند، پاک و بنگلہ دیش کے وزرائے اعظم کی چوٹی کانفرنس

[illegible]

طالبان اور مخالفین میں شدید جنگ، [illegible] ہلاک

[illegible]

عراق میں شیعہ متبرک مقامات کے لیے ایرانیوں کو ویزا دینے کا اعلان

[illegible]

صومالیہ کی قبائلی جنگ میں سات ہلاک

[illegible]

اہم مختصرات

ایفل ٹاور کے نزدیک کیتھولک میلہ کے دوران عصمت دری

پیرس۔ [illegible] کیتھولک عقیدہ کے عیسائی نوجوانوں کے یہاں منعقدہ میلہ میں شریک ہونے والی [illegible] ایک نوجوان عورت کی عصمت دری ایفل ٹاور کے نزدیک [illegible] کے [illegible] اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس کے مطابق [illegible] باتھ روم میں [illegible] ۔ تحقیقات [illegible] ایفل ٹاور کے پاس [illegible] دیکھا تھا۔

برلن میں دھماکہ۔ یونانی شہری روم میں گرفتار

روم۔ ایک یونانی شہری کو روم کی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے جس پر برلن کے ایک ڈسکو میں [illegible] دھماکہ کرنے کا الزام ہے جس کے نتیجہ میں تین افراد ہلاک ہو گئے تھے [illegible] امریکی سپاہی تھے [illegible] افراد زخمی ہوئے تھے [illegible] امریکی سپاہی تھے [illegible] لیبیائی شہریوں پر حملے کئے گئے جس کے نتیجہ میں کم سے کم ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

دو ہوائی جہاز فضا میں بال بال بچے

لندن۔ برٹش ایرویز کے دو جیٹ جہاز فضا میں [illegible] مسافر سوار تھے [illegible] ایئر ٹریفک کنٹرول [illegible] راستہ بدل لیا۔

ڈی کلارک سیاست سے الگ

کیپ ٹاؤن۔ جنوبی افریقہ کے سابق صدر ایف ڈبلیو ڈی کلارک نے [illegible] سیاست سے [illegible] نیشنل پارٹی کے [illegible] ۔

جرمنی میں کمیت سنگھ پر پابندی

برلن۔ حکومت [illegible] پر پابندی [illegible] ۔

شمالی کوریا کے سفارت کار نے امریکہ میں پناہ لی

واشنگٹن۔ شمالی کوریا کے ایک سفارت کار [illegible] امریکہ میں پناہ [illegible] ۔

چمن میں چار سو بکھری ہوئی ہے داستاں میری

[illegible]یں مسلمانوں کی قربانیوں کے پائیدار نقوش موجود نہ ہوں

[illegible]علماء ہند کے عنوان پر بمبئی میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس میں

[illegible]ستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند کا خطبہ صدارت

۱۸۵۷ء میں دہلی کے ۳۳ علماء کرام نے جہاد کا فتویٰ دے کر مجاہدین کی رگوں میں [illegible] بغاوت کا سیلاب امنڈ نے لگا۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] میں اکابر علماء حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شاملی کے میدان کارزار میں [illegible] مقابلہ کیا۔

۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد انگریز حاکموں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ معتوب علماء کی [illegible] بغاوت کے ہم معنی قرار دے دی گئی [illegible] ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے یہ حکم بھی صادر کر دیا گیا تھا [illegible] تختہ دار پر چڑھا دیا جائے [illegible] اس طرح کے لوگوں کے قتل اور پھانسی کا سلسلہ جاری رہا۔ تقریباً دو لاکھ مسلمان [illegible] جن میں ساڑھے اکیاون ہزار علماء تھے۔ ایک انگریز کی شہادت ہے کہ صرف دہلی [illegible] سو علماء کرام کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ اس ظلم و تشدد کے باوجود علماء کرام کا جذبہ حریت [illegible] انہوں نے کسی نہ کسی طرح جہاد آزادی کا سلسلہ جاری رکھا۔

۱۸۶۴ء سے ۱۸۷۱ء تک پٹنہ، انبالہ، راج محل اور مالدہ میں سازش و بغاوت کے پانچ بڑے [illegible] کیس چلائے گئے جن میں ملزموں میں سے اکثر و بیشتر علماء تھے۔ ان مقدمات میں [illegible] کو پھانسی کی سزا دی گئی [illegible] عمر کے لئے کالے پانی بھیج دیا گیا۔

[illegible] سامعین!

ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں علماء کرام کی قیادت میں مسلمانوں کی قربانیوں کے [illegible] نقوش نہ موجود ہوں۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

اڑائے کچھ ورق لالہ نے، کچھ نرگس نے، کچھ گل نے
چمن میں چار سو بکھری ہوئی ہے داستاں میری

اس داستان کا ہر ورق خلوص، ایثار اور قربانی کا زریں ورق ہے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد علماء [illegible] استقلال میں کوئی کمزوری نہیں آئی اور آزادی کے نئے نئے [illegible] ۱۸۶۶ء کو [illegible] ۱۸۶۶ء نے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جس کے بانیوں میں [illegible] محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، حاجی عابد حسین رحمہم اللہ تھے اور جس نے [illegible] اس مدرسہ کے قیام کے دو اہم بنیادی مقاصد تھے۔ ایک طرف [illegible] مسلمانوں کے [illegible] حفاظت۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم [illegible] دارالعلوم اسلامیہ ایک عالمی سطح کی علوم اسلامیہ کی عظیم الشان درسگاہ [illegible] ہندوستان کے [illegible] علماء کرام کو [illegible] مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے [illegible] دارالعلوم [illegible] آزادی [illegible] ضروری ہے [illegible] ملک کی آزادی کے لئے [illegible]

اس ملک کی آزادی کی طرف ایک اہم پیش قدمی ۱۸۷۸ء میں ہوئی جب شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی [illegible] "ثمرۃ التربیت" کے نام سے [illegible] ایک انجمن قائم کی جس اس تنظیم کا [illegible]

فقط درحقیقت یہ مشہور تحریک "تحریک ریشمی رومال" کی پہلی کڑی تھی۔ اس انجمن کے ابتدائی بنیادی ارکان [illegible] سب کے سب حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

دارالعلوم کے قیام کے [illegible] سال بعد ۱۸۸۵ء میں آئینی اصلاحات کا مطالبہ لے کر انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔ ملک کی آزادی کے لئے ایک مشترکہ محاذ کی تشکیل کے لئے علماء کرام نے اس تنظیم کا خیر مقدم کیا اور تین سال بعد ۱۸۸۸ء میں [illegible] علماء کرام نے حصول آزادی کے لئے کانگریس میں شامل ہونے کا فتویٰ دیا جو "نصرۃ الابرار" کے نام سے [illegible] اس وقت جب انڈین نیشنل کانگریس کی سرگرمیاں صرف [illegible] کرنے اور مطالبات کے [illegible] محدود تھیں، علماء کرام اپنے طور پر ملک کی آزادی کے لئے منصوبوں کی تشکیل میں مصروف تھے۔ ۱۹۰۹ء میں شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریک کا آغاز جمعیۃ الانصار کے قیام سے کیا جس کے پہلے ناظم مولانا عبید اللہ سندھی منتخب ہوئے۔ تقریباً دو سال کی تیاری کے بعد اس تنظیم کا پہلا اجلاس موتمر الانصار مراد آباد میں زیر صدارت مولانا احمد حسن امروہوی منعقد ہوا۔ یہ اس عظیم تحریک کی کڑی تھی جس میں انگریزی سامراج کو اکھاڑنے کا منصوبہ [illegible] ۔

۱۹۱۵ء میں مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل [illegible] بعد [illegible] سامراج کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے جو منصوبہ بنایا تھا اس کے تحت [illegible] ملک بغاوت [illegible] تھا اس کے لئے ۱۹ فروری ۱۹۱۷ء کی تاریخ بھی متعین کر دی گئی تھی۔ اس جنگ کی تیاری کے لئے مولانا عبید اللہ سندھی کو کابل بھیجا گیا جو ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو کابل پہنچے اور وہاں کچھ عرصہ ۱۹۱۵ء کو آزاد حکومت ہند قائم [illegible] جس کے صدر راجہ مہندر پرتاپ بنائے گئے۔ یہ قدم علماء کرام کے اپنے ہم وطنوں کے لئے خلوص اور یک جہتی کی روشن مثال ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ وہ ملک کو آزاد کر کے صرف مسلمانوں کی حکومت نہیں قائم کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ اپنے ہم وطنوں کو ان کا جائز مقام دینا چاہتے تھے۔ اس حکومت [illegible] ترکی، ایران اور جاپان بھیجے۔ دوسری طرف شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۵ء کو حجاز کے لئے روانہ ہو گئے اور وہاں آپ نے غالب پاشا [illegible] ترکی کے [illegible] ۔ [illegible] ملک کے طول و عرض سے گرفتار کر لیا اور ان کے خلاف سازش و بغاوت کے مقدمات دائر کئے گئے اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو [illegible] مالٹا جیل [illegible] ۱۹۲۰ء میں ان کی رہائی عمل میں آئی۔ یہ وہ تحریک ہے جو "ریشمی رومال تحریک" کے نام سے معروف و مشہور ہے اور جس میں ملک کے تمام مذہبی و سیاسی لیڈر شریک تھے۔

معزز سامعین!

علماء کرام کی [illegible] کے نعرہ کا [illegible] ۔ لیکن جب تحریک کی ناکامی کے بعد علماء کرام نے [illegible] ریشمی رومال تحریک کی ناکامی نے ان کو تحریک آزادی کے لئے پر امن ذرائع کے حصول سے [illegible] اپنے ہم وطنوں کے اشتراک اور تعاون سے ملک کی آزادی کی راہ ہموار کرنا ضروری سمجھا۔ دسمبر ۱۹۱۹ء میں خلافت کانفرنس کے موقع پر امرتسر میں علماء [illegible] جمعیۃ علماء [illegible] کی تشکیل کی جس کے پہلے صدر مفتی اعظم مولانا [illegible]

(باقی صفحہ پر)

اسلامیات :

ختم نبوت کے بعد مدعیان نبوت

تحریر : الاستاذ شیخ محمد السید الملاحی — تلخیص و ترجمہ : سید علیم اشرف جائسی

(قسط ۲)

سلسلۂ شجرہ

[illegible]

بابیت

[illegible]

جب قرۃ العین نے جلاد کو اپنی دعوت کی طرف مائل کرنے کیلئے بطور تحفہ اپنا ریشمی رومال پیش کیا تو جلاد نے اسی رومال سے اسکا گلا گھونٹ دیا۔

[illegible]

بابی افکار و عقائد

[illegible]

امیر الہند مدظلہ کا دورۂ انگلینڈ

جیسا کہ پہلے خبر شائع ہو چکی ہے کہ امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ ۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کو امریکہ سے انگلینڈ تشریف لے جائیں گے۔ حضرت والا ۹ ستمبر سے ۲۳ ستمبر ۱۹۹۰ء تک برطانیہ کا دورہ فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے :

[illegible]

اتر پردیش میں اقتدار کی منتقلی بھاجپا کے گلے کی ہڈی

بی جے پی کی مرکزی قیادت کی لیپا پوتی سے کلیان سنگھ ناراض

[illegible]

ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ بدلے تو اسپیکر بھی بدلا جائے

بی جے پی کے اہم لیڈر مسٹر پرمود مہاجن سے گفتگو

[illegible]

ہم نے یہ سمجھا کہ اقتدار کی منتقلی کے سوال پر کوئی مسئلہ پیدا ہو گیا ایک صاف ستھرا عمل ہوگا۔

[illegible]

اقتدار کی منتقلی کی صورت میں اسپیکر کی تبدیلی ضروری

[illegible]

تمل ناڈو میں ہیئۃ الشریعہ کا قیام

[illegible]

لجنۃ الارشاد

[illegible]

لجنۃ العمل

[illegible]

آزاد ہندستان میں مسلمانوں کو نمائندگی دی جائے

[illegible]

جلسہ تعزیت

[illegible]

جمعیۃ علماء ضلع گیا کی ایک اہم میٹنگ

[illegible]

نوٹس منجانب محکمہ شرعیہ بیگو سرائے (بہار)

[illegible]

چمن بندی سے ناواقف ہے شاید

حافظ سیماب ...

[illegible]

ہندوستان کی تاریخی عمارتیں اور مسلمان

تاریخ کے آئینے میں

سلسلہ (۱)

ایک دھکا اور دو
بابری ڈھانچہ توڑ دو

[illegible]

بقیہ: خصوصی اجلاس ص۱۲ سے

[illegible]

بقیہ: جواہر القرآن ص۲ سے

[illegible]

بقیہ: تحریک بھی رومال ص۲ سے

[illegible]

بقیہ: خطبہ صدارت ص۲ سے

[illegible]

مولانا سید رشید الدین حمیدی مدظلہ کو صدمہ

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
12-9-97
R.N.I.NO.-38985/92
Postal Registration No-DL-11052/97

سیاسی مبصر کے قلم سے

پارلیمنٹ کا چھ روزہ خصوصی اجلاس

کیا خود احتسابی کا یہ عمل جاری رہیگا؟

[illegible]

خصوصی اجلاس میں منظور شدہ قرارداد

[illegible]

خریدار متوجہ ہوں

[illegible]

(ادارہ)

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

[illegible]

مدیر . محمد حنیف [illegible]

ملکیت . جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی

مقام اشاعت . مدنی ہال

[illegible]

نئی دہلی

مطبوعہ . [illegible]

دہلی